مسلمان لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کا اہم سوال

نوعِ انسانی کی ارتقاء جن امور کا رہینِ منت ہے۔ ان میں علوم متداولہ کی تحصیل کو بہت بڑا دخل ہے۔ اگر انسان علوم کے انوار سے اپنے سینہ و دل کو منور کر کے کائناتِ قدرت کے اسرار وغوامض معلوم نہ کرتا۔ تو ان تمام ترقیات سے جو اس وقت نظر آرہی ہیں اس عالم میں رہنے والے بکلی ناآشنا ہوتے اور ان کا قدم اس بلندی تک نہ پہونچتا جس تک آج پہونچا ہوا دکھائی دیتا ہے اسی وجہ سے اسلام نے تحصیل علوم پر خاص طور پر زور دیا ہے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی شخص علم حاصل کرتے کرتے فوت ہو جائے تو اسلام اُسے شہادت کا بلند درجہ دیتا ہے۔ قرآن کریم میں بار بار علم کے حاصل کرنے پر زور دیا گیا اور مرد اور عورت دونوں کے لئے اس کا حصول ضروری قرار دیا گیا ہے۔ مگر آج کل عورتوں کو جس رنگ میں تعلیم دی جارہی ہے۔ وہ بہت حد تک قابلِ اصلاح ہے ؛

یہ امر محتاجِ بیان نہیں۔ کہ عورت کا اولین فرض خانگی اُمور کو عمدگی کے ساتھ سرانجام دینا ہے۔ اور اپنی نیکی۔ تقوےٰ اور شرافت کا ایسا نمونہ دکھانا ہے۔ جو اولاد کو اعلےٰ صفات کا حامل بنا سکے۔

گویا عورت گھر کی بہترین منتظمہ ہو۔ اور اپنی اولاد کی صحیح رنگ میں بہترین تربیت کر سکے۔ اسی طرح وُہ شرم وحیا کی مجسمہ اور عفت وعصمت کی دیوی ہو۔ اور اس کی کوئی حرکت ایسی نہ ہو۔ جو کسی لحاظ سے مذہب اور وقار کے خلاف ہو۔ مگر بدقسمتی سے مغربیت کے زیر اثر آج کل لڑکیوں کو جو تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں وُہ تمام صفات جو شرقی خواتین کی زینت کا باعث سمجھی جاتی ہیں۔ ایک ایک کرکے رخصت ہو رہی ہیں ؛

حال ہی میں "موجودہ طرزِ تعلیم مسلمان لڑکیوں کے لئے فائدہ مند ہے یا نہیں" کے موضوع پر اسلامیہ کالج فار گرلز لاہور میں ایک مباحثہ ہوا جس میں متعدد طالبات نے شرکت کی۔ اس میں ایک لڑکی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ موجودہ طرزِ تعلیم ایک زہر ہے۔ جو ہماری سوسائٹی میں آہستہ آہستہ اثر کر رہا ہے۔ اور اس نے ہمارے مذہب۔ ہماری تہذیب۔ ہماری قدیم روایات اور ہمارے تمدن میں ایک ایسا انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ جو ہمیں روز بروز قعرِ مذلت میں دھکیلتا جا رہا ہے

آج کل کی تعلیمیافتہ لڑکیاں بات بات پر جرح کرتی ہیں۔ اور نہایت بے ڈھنگی جرح کرتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ اگر خدا واقعی ہے۔ تو ہمیں دکھائی کیوں نہیں دیتا۔ نماز۔ قرآن کی نسبت تو بات ہی نہ پوچھیئے۔ کون پانچ دفعہ مونہہ ہاتھ دھوئے اور رکوع وسجود کرے۔ بعض طالبات کی تو یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ انہیں الحمد تک پڑھنا نہیں آتی۔ اسی طرح آج کل کی تعلیمیافتہ لڑکیوں کے متعلق یہ عام شکایت ہے۔ کہ وُہ کھانا پکانے۔ سینے پرونے اور گھر کا انتظام کرنے میں انتہائی طور پر لاپروا ہوتی ہیں۔ اور ان کاموں کو اپنی ہتک خیال کرتی ہیں۔ پھر وُہ مسلمان عورت جو ایک وقت پیکرِ صبر ووفا اور تمام خاندان کی عزت وناموس کی محافظ سمجھی جاتی تھی۔ مغربی تعلیم کی وجہ سے اپنے ان تمام اوصاف سے کنارہ کر رہی ہے۔ اس کا حُسن گھر کے لئے نہیں۔ بلکہ نمائش کے لئے ہوتا جا رہا ہے اسی طرح موجودہ تعلیم کا ایک اور تاریک پہلو یہ ہے۔ کہ ایسی کتابیں تعلیمی کورس میں داخل ہیں۔ جن میں اخلاق پر برا اثر ڈالنے والے مضامین ہوتے ہیں ؛

غرض مروجہ تعلیم لڑکیوں کے لئے بہت ہی مضر ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ ان کو ایسی تعلیم دی جائے۔ جو انہیں بہترین بیوی اور بہترین ماں بنانے والی ہو۔ خانہ داری۔ کھانا پکانے کی تعلیم اور کشیدہ کاری لڑکیوں کے لئے نہایت مفید شعبہ ہائے تعلیم ہیں۔ اسی طرح عورتیں اگر گھریلو صنعتوں کی طرف توجہ کریں اور بجائے فضول گپیں ہانکنے کے اپنا وقت اس مفید کام میں صرف کریں۔ تو ہندوستان کی حالت اقتصادی طور پر بھی بہت کچھ سدھر سکتی ہے بہرحال موجودہ طرزِ تعلیم نسوانی خصائص کے لئے مہلک ہے۔

جماعت احمدیہ کے لئے یہ امر باعث فخر ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بہت عرصہ ہوا۔ اس نقص کو محسوس کیا اور حضور نے نصرت گرلز سکول میں دینیات کلاسز کا اجراء فرمایا۔ جن میں لڑکیوں کو زیادہ تر دینی تعلیم دے کر ان میں صحیح اسلامی اخلاق پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور کوشش کی جاتی ہے۔ کہ وُہ قرونِ اولیٰ کی مسلمان خواتین کا نمونہ بنیں۔ اگر تمام مسلمان اپنی لڑکیوں کی مذہبی تعلیم کا ایسا ہی انتظام کریں۔ تو وُہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کے نہایت خوشگوار نتائج دیکھ سکتے ہیں۔ ورنہ مغربیت ایک زہر ہے جو مسلمان لڑکیوں میں اثر کر رہا ہے۔ اس زہر کا تریاق مذہب سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ اگر لڑکی کی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سندھ سے تشریف آوری

قادیان ۱۱ امان - الحمد للہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز رات کو ۹ بجکر ۴۰ منٹ پر بخیریت و عافیت پہونچ گئے - حضور لاہور ساڑھے چھ بجے شام بذریعہ ریل گاڑی پہونچے - جہاں جماعت کے بہت سے احباب ملاقات کے لئے حاضر تھے - اور وہاں سے پورے سات بجے بذریعہ موٹر قادیان کے لئے روانہ ہوئے - اور قریباً تین گھنٹہ میں قادیان پہونچ گئے - احمدیہ چوک میں بہت سے اصحاب استقبال کے لئے جمع تھے - جنہیں حضور نے مصافحہ کا شرف بخشا - خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ امان ۱۳۱۹ ہش - حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت زیادہ ناساز ہے - احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ۔

آج شام کو ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل کی دعوت ولیمہ ہوئی جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب - حضرت مولوی شیر علی صاحب اور بہت سے اصحاب شریک ہوئے

آج دن کو معمولی سا ترشح ہوا جس سے قدرے خنکی پیدا ہو گئی ؛

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بخار سے علیل ہیں دعائے صحت کی جائے ؛

دار الشکر کمیٹی کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جناب مرزا عبد الحق صاحب اور جناب شیخ عبد الحمید صاحب آڈیٹر پر مشتمل جو کمیشن مقرر فرمایا تھا کل اس نے اپنا کام شروع کیا ؛

تحریک جدید کا چندہ صدقہ جاریہ ہے

حاجی شیر خان صاحب سیالکوٹ شہر سے لکھتے ہیں - گذشتہ ایام میں میاں محمد رمضان صاحب صراف کی والدہ وفات پا گئیں - ان کی قوم میں بزرگوں کی وفات پر بہت سی رسوم ہیں مثلاً وفات کے تیسرے دن قل پھر دسواں اور چالیسواں کیا جاتا ہے - برادری میں پر تکلف کھانا دینا پڑتا ہے - مگر انہوں نے اس طرح روپیہ ضائع کرنے کی بجائے اپنی والدہ صاحبہ اور والد صاحب کی طرف سے تحریک جدید میں چندہ دینے کا وعدہ کیا چنانچہ والدہ کی طرف سے دس سال کا چندہ ۵ - ۶ - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۳ - ۱۵ - ۱۶ کل ایک سو ادا کرنے کا وعدہ کیا - اسی طرح اپنے والد مرحوم میاں تاج دین صاحب کی طرف سے بھی ایک سو روپیہ کا وعدہ کیا -

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں -

"تحریک جدید کا دور ثانی مستقل صدقے کا کام ہے جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی - اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے جائیں گے - پس وہ لوگ جو اپنے مرحوم عزیز و اقارب کو ثواب پہونچانا چاہتے ہیں وہ تحریک جدید میں حصہ لیں - تا ان کو اور ان کے مرحومین کو ثواب ہو"۔ یاد رکھیں "جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے گھر بناتا ہے - خدا تعالیٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں گھر بناتا ہے"

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

جذبات غم و الم کا اظہار
بر وفات حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب

ہائے یہ کیا حادثہ ہے جاں گداز — جس سے آتے ہیں نظر غمگیں سبھی
وصل کے ارمان پورے ہو گئے — جا ملے پیاروں سے اپنے مولوی
تھا اگر جانا تو جاتے وقت پر — یہ نہ تھا وقت انکے جانیکا ابھی
چھوڑ جاتے یا کوئی قائم مقام — پھر نہ رہتے ہم بھی یوں دست تہی
عالم و فاضل ہوئے ہیں یاں بہت — لیکن ان جیسا نہ دیکھا تھا کبھی
دین کی خدمت میں بھی مشتاق تھے — روز و شب کرتے بسر تھے وہ یونہی
دوستوں کے کام بھی کرتے تھے سب — جس کو ان سے جب ضرورت آ پڑی
اور کیا کیا ہم گنائیں خوبیاں — خادم مخلوق بھی خوش خلق بھی
صابر و ضابط تھے راضی برضا — تنگ دستی کی شکائت بھی نہ کی
حلم اور جود و سخا میں بے نظیر — نیک بختی اور سعادت تھی ملی
تھے نمازی متقی پرہیزگار — اور تہجد میں نہ کی تھی کچھ کمی
عاشق قرآن محبوب خدا — بر ملا کہہ دو کہ وہ ہیں جنتی
اے خدا بر قبر او رحمت بیار — چھا رہی ہے اس پہ کیسی بیکسی
زندہ کن از فضل خود نام نکو — ان کی سب اولاد کو کر دے تقی
فضل سے اپنے مراتب کر بلند — دوستو! کیجئے دعائیں تم دلی
یا الٰہی ان کی سب اولاد کو — مورد فضل و کرم کر اور ولی
اے خدا برداشت کے قابل نہیں — سلسلہ میں اک صحابی کی کمی

جلد مل جائے ہمیں نعم البدل
رنج کے بدلے ہمیں دیجئے خوشی

(گمنام)

امتحانات میں کامیابی کیلئے دعا کی جائے

امسال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے تعلق رکھنے والے حسب ذیل صاحبزادے اور صاحبزادیاں مختلف امتحانات میں شریک ہو رہی ہیں ان کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے ؛

(۱) سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز — بی۔ اے
(۲) صاحبزادی امۃ الودود بیگم صاحبہ بنت خان محمد عبد اللہ خان صاحب — " "
(۳) صاحبزادی طاہرہ بیگم صاحبہ " " " " — میٹرک
(۴) صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب — ایف۔ اے
(۵) صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز — میڈیکل سال سوم
(۶) میاں عباس احمد صاحب ابن خان محمد عبد اللہ خان صاحب — بی۔ اے
(۷) صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب — میٹرک
(۸) صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب " " " " — ایف۔ اے

تحقیق الادیان

عیسائیت کے متعلق چند اہم سوالات

یوم التبلیغ کو بٹالہ میں عیسائی صاحبان سے تبادلہ خیالات

از حضرت سید محمد اسحاق صاحب

میتھوڈسٹ چرچ میں

گزشتہ سے پیوستہ اتوار کو یوم التبلیغ کے سلسلہ میں خاکسار - مکرمی مولوی علی محمد صاحب اجمیری - اور شیخ عبد الخالق صاحب نومسلم کی معیت میں بٹالہ گیا - اور چونکہ یہ دن غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے وقف تھا - اس لئے یہ تجویز کیا گیا - کہ بٹالہ کے عیسائیوں سے ملاقات کر کے مذہبی تبادلہ خیالات کیا جائے - چنانچہ علاوہ ہندوؤں اور سکھوں میں ہندی - گورمکھی اور اردو کے تبلیغی ٹریکٹوں کی تقسیم کے ہم پہلے میتھوڈسٹ چرچ میں گئے - وہاں کے انچارج پادری صاحب جو غالباً امریکہ کے رہنے والے ہیں - بالاخانہ سے نیچے نہ اُترے - اور کہلا بھیجا - کہ آج اتوار ہے - مجھے مذہبی گفتگو کرنے کی فرصت نہیں - ہاں ایک دیہاتی مشنری سے گفتگو ہوئی - جسے ان کے ہی ایک شخص نے یہ کہکر بند کرا دیا - کہ تجھے ان لوگوں سے بات کرنے کی قابلیت نہیں - کیوں اُن سے گفتگو کرتا ہے؟ اس پر وہ خاموش ہو گیا ۔

مکتی فوج کے گرجے میں

ہم وہاں سے واپس آکر سالویشن آرمی یعنی مکتی فوج کے گرجے میں گئے - وہاں علاوہ اور پادریوں کے ایک مشہور عیسائی سادھو کا جو دارجیلنگ سے آئے ہوئے تھے - اور جو بدھ مذہب سے عیسائیت میں داخل ہوئے تھے - لیکچر ہوا - لیکچر کے اختتام پر ہم سادھو صاحب سے ملے - اور تبادلہ خیالات کی خواہش ظاہر کی - وہ بڑی خوشی سے راضی ہو گئے - اور باہر صحن میں کرسیاں اور بنچ بچھا دیئے گئے میں نے چند سوالات بائیبل کے متعلق سادھو صاحب سے کئے - وہ جواب دینے کے لئے دیر تک اپنی ایک نوٹ بک دیکھتے رہے پھر کہنے لگے - میری اصلی نوٹ بک جس میں ہر قسم کے حوالجات تھے - افسوس ہے کہ گم ہو گئی ہے - آپ مجھے اپنا پتہ نوٹ کرا دیں - میں ان سوالات کا جواب بعد میں لکھ کر آپ کو بھیجدوں گا - یہ کہکر وہ تشریف لے گئے ۔

چرچ آف انگلینڈ میں

پھر ہم چرچ آف انگلینڈ کے مشنری صاحب کے پاس بیرنگ ہائی سکول میں پہونچے - یہ صاحب ریورنڈ فیروز الدین صاحب ہیں - بڑی خوشی سے ملے - اور تبادلہ خیالات شروع ہوا - پہلے دو سوالوں کے جواب تو انہوں نے اپنی طرف سے دینے کی کوشش کی - مگر تیسرے سوال کے بعد تو وہ ہنس ہنس کر لاجواب ہونے کو تسلیم کرنے لگے - اور ہم بھی زیادہ ان کے پیچھے نہ پڑتے - جب وہ کسی سوال کے جواب میں ہنسکر جواب نہ دے سکنے کا عذر کرتے - تو ہم اس عذر کو قبول کر کے نیا سوال کر دیتے - اس طرح خدا کے فضل و کرم سے انہوں نے باوجود تورات و انجیل سے اچھی واقفیت رکھنے کے اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی کمزوری کو بخوبی محسوس کر لیا ذیل میں احباب کی واقفیت کے لئے میں عیسائیت کے متعلق چند سوالات لکھتا ہوں - جو کہ یوم التبلیغ میں ہماری طرف سے عیسائیوں کے سامنے پیش کئے گئے ۔

مسیح کا ابن داؤد ہونا

احمدی دوستوں کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے - کہ عیسائیوں کے نزدیک ان کی کتاب مقدس یعنی عہد نامہ عتیق میں یہ پیشگوئی تھی - کہ آنے والا مسیح داؤد کی نسل سے ہوگا لیکن عجیب امر یہ ہے - کہ مسیح داؤد کی نسل سے ثابت نہیں ہوتے - تفصیل اس اجمال کی یہ ہے - کہ نسب نامہ ہمیشہ باپ سے چلتا ہے - اور یہ امر یہودیوں - عیسائیوں اور مسلمانوں سب میں مشترک طور پر مسلّم ہے مثلاً ایک لڑکا جس کا باپ پٹھان اور ماں مغل ہو - ان تینوں مذہبوں کے نزدیک پٹھان ہوگا - نہ کہ مغل - کیونکہ گو والدہ اس کی مغلانی ہے - مگر باپ چونکہ مغل نہیں اس لئے ایسا لڑکا پٹھان کے نطفہ سے پیدا ہونے کے سبب پٹھان ہوگا - نہ کہ مغل - پس مسیح داؤد کا بیٹا تب بن سکتا ہے - جب مسیح کا باپ داؤد کی نسل سے ہو لیکن چونکہ مسیح بے باپ تھا - اور اس عقیدہ میں ہم اور عیسائی دونوں پوری طرح متفق ہیں اس لئے مسیح داؤد کی نسل سے تب ہو سکتا ہے - جبکہ اس کی والدہ یعنی حضرت مریمؑ داؤد کی نسل سے ہوں - اور یہ امر کسی تشریح کا محتاج نہیں - بلکہ سورج کی طرح واضح ہے - کہ مسیح کا کوئی باپ نہیں صرف ماں ہی ماں ہے - اور مسیح داؤد کا بیٹا تبھی ہو سکتا ہے - کہ اس کی والدہ داؤد کی بیٹی ہو - لیکن عیسائی ہرگز یہ امر ثابت نہیں کر سکتے - کہ مریم علیہا السلام داؤد کی نسل سے تھیں - اب مسیح کو داؤد کی نسل سے ثابت کرنے کے لئے انجیل نویسوں نے بہت ہاتھ پاؤں مارے - مگر جب کچھ نہ بنا - تو متی اور لوقا میں دو نسب نامے لکھکر مسیح کو داؤد تک پہنچایا گیا - مگر کس کے ذریعہ؟ آیا مریم کے ذریعہ؟ نہیں ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ لوقا اور متی سے دونو نسب ناموں کو اچھی طرح پڑھیں - وہاں مسیح کو داؤد تک بذریعہ مریم کے شوہر یوسف کے پہنچایا گیا ہے - یعنی چونکہ مسیح کی ماں کا شوہر داؤد کی نسل سے ہے اس سے ثابت ہوا - کہ مسیح بھی داؤد کی نسل سے ہے حالانکہ یوسف مسیح کا باپ نہیں - بلکہ اس کی ماں کا خاوند ہے اور کسی شریعت یا قانون میں ذات اور قومیت ماں کے خاوند سے نہیں چلتی - بلکہ باپ سے چلتی ہے ہاں چونکہ مسیح بے باپ تھا - اس لئے اس کا نسب چلانے کے لئے اس کی ماں کو ذریعہ بنایا جائے گا - لیکن جب عیسائی حیران ہو گئے - کہ مسیح کی ماں تو داؤد تک نہیں پہونچ سکتی - تو چپکے سے دو نسب نامے ایک یوسف سے آدم تک اور دوسرا ابراہیم سے یوسف تک لکھ دیئے - جن میں مسیح کو داؤد کا بیٹا ظاہر کیا گیا - اور سرسری مطالعہ کرنے والوں کی آنکھوں میں خاک ڈالی گئی مگر ذرا غور سے پڑھنے والے فوراً سمجھ گئے - کہ مسیح داؤد کی نسل سے کس طرح ہو سکتا ہے؟ کیونکہ سلسلۂ نسب باپ سے چلتا ہے - لیکن جس کا باپ نہ ہو اس کا سلسلۂ نسب ماں سے چلانا چاہیئے نہ کہ ماں کے خاوند سے - کیا ایک لڑکا اس لئے کہ اس کی والدہ نے ایک مغل سے شادی کر لی ہو صحیح معنوں میں مرزا کہلا سکتا ہے؟

خلاصہ اس سوال کا یہ ہے - کہ آنے والے مسیح کے متعلق بقول عیسائیوں کے یہ پیشگوئی تھی - کہ وہ داؤد کی نسل سے ہوگا - مگر مسیح داؤد کی نسل سے نہیں نہ اس کا کوئی باپ تھا - کہ وہ داؤد کی نسل سے ہو - اور نہ اس کی ماں مریم داؤد کی نسل سے تھی - ہاں اس کی ماں کا شوہر البتہ داؤد کی نسل سے تھا - مگر ماں کے خاوند سے سلسلۂ نسب نہیں چلا کرتا ۔

پس یہودی موجودہ اناجیل کے رُو سے حضرت مسیح کو نہ ماننے میں حق بجانب ہیں - کیونکہ آنے والا داؤد کی نسل سے ہونا چاہیئے تھا - مگر افسوس ہے - کہ مسیح داؤد کی نسل سے نہیں ۔

مسیح کا ناصری کہلانا

انجیل متی میں لکھا ہے - کہ جب مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے - تو ایک خواب کی بنا پر ان کی والدہ کے شوہر انہیں اور ان کی والدہ کو مصر میں لے گئے - وہاں سے کچھ عرصہ کے بعد خواب ہی کی بنا پر واپس فلسطین میں آئے اور ناصرت نام ایک شہر میں رہنے لگے - چنانچہ الہامی صحیفہ کہتا ہے :-

خواب میں آگاہی پاکر جلیل کی اطراف میں روانہ ہؤا اور ایک شہر میں جس کا نام ناصرت تھا جا کے رہا۔ تاکہ وہ جو نبیوں نے کہا تھا پورا ہو کہ وہ ناصری کہلائے گا۔ (متی باب ۲ آئت ۲۳)

یہ حوالہ دکھا کر ہم نے سادھو صاحب سے کہا۔ کہ براہ مہربانی نبیوں کی کتاب یعنی عہد نامہ عتیق سے یہ پیشگوئی دکھلائیے جس میں لکھا ہو کہ آنے والا مسیح ناصری کہلائے گا۔ ہمارے اس مطالبہ پر سادھو صاحب نے کہا یہ ملاکی نبی کی کتاب میں لکھا ہے۔ اور دیر تک ملاکی نبی کی کتاب کا مطالعہ کرتے رہے مگر آخر کار اپنی نوٹ بک کے گم ہونے کا عذر کیا۔ اور جب یہی سوال ہم نے ریورنڈ فیروز الدین صاحب سے کیا۔ تو وہ فرمانے لگے۔ کہ نبیوں کی بہت سی کتابیں افسوس ہے کہ گم ہو چکی ہیں۔ اس لئے یہ حوالہ ہم نہیں دکھا سکتے۔

پولوس کے عیسائی ہونے کا واقعہ

عہد نامہ جدید میں لکھا ہے۔ کہ پولوس جس کا نام سولس تھا پہلے عیسائیوں کا سخت دشمن تھا۔ چنانچہ اس نے حکام سے مل کر بہت سے عیسائی قتل اور قید کرائے تھے۔ وہ ایک دفعہ عیسائیوں کو سزا دلوانے کے لئے دمشق کا سفر کر رہا تھا۔ کہ راہ میں آسمان سے ایک نور اترا اور یسوع مسیح کی آواز سنائی دی۔ کہ اے سولس تو مجھے کیوں ستاتا ہے اس پر سولس عیسائی ہو گیا۔ یہ قصہ عہد نامہ جدید میں دو جگہ یعنی اعمال ۲۲/۱۱ اور اعمال ۹/۷ میں مروی ہے۔ مگر عجیب امر یہ ہے کہ اعمال ۲۲/۱۱ میں لکھا ہے کہ آسمان سے جو نور اترا تھا۔ وہ پولوس کے ساتھیوں نے دیکھا مگر وہ آواز جو آسمان سے آئی تھی وہ انہوں نے نہ سنی تھی۔ لیکن اعمال ۹/۷ میں اس کے بالکل برعکس لکھا ہے۔ کہ آسمان کی آواز تو پولوس کے ساتھیوں نے سنی۔ مگر نور انہوں نے نہ دیکھا تھا۔ یہ ایسا اختلاف ہے۔ کہ الہامی کتاب چھوڑ کسی انسانی کتاب میں بھی نہ ہونا چاہیئے۔ یہ دونوں حوالے جب ہم نے ریورنڈ فیروز الدین صاحب کے سامنے پیش کئے۔ تو بڑی ورق گردانی کے بعد فرمایا یہ دونوں حوالے ایک ہی شخص کے ہیں۔ یعنی مقدس لوقا کے۔ ہم نے کہا۔ کہ یہ امر تو اور بھی زیادہ قابل اعتراض ہے اس پر فرمانے لگے کہ اصل میں ایک دفعہ مقدس لوقا نے یہ واقعہ لوگوں سے سنا اور وہ غلط تھا۔ دوسری دفعہ خود پولوس سے سنا اور وہ صحیح تھا۔ ہم نے کہا کہ مقدس لوقا کو چاہیئے تھا کہ جب خود پولوس نے اصل واقعہ ان کو سنا دیا تھا تو کیوں وہ پہلا غلط واقعہ کتاب میں رہنے دیا۔ پادری صاحب فرمانے لگے کہ بے شک مقدس لوقا اپنا غلط حوالہ اپنی کتاب سے نکال سکتے تھے مگر وہ لوگ بڑے محتاط تھے۔ وہ الہامی کتابوں میں تغیر و تبدل نہ کرتے تھے میں نے عرض کیا کہ اول تو یہ بالکل ناجائز امر ہے کہ ایک جھوٹا واقعہ غلطی سے کہیں لکھ دیا جائے۔ اور باوجود موقعہ ملنے کے پھر اسے کتاب سے حذف نہ کیا جائے۔ دوم اس تضاد سے ایک اور ایک دو کی طرح واضح ہو گیا کہ عہد نامہ جدید الہامی کتاب نہیں بلکہ غلط اور صحیح ہر قسم کی انسانی روائتوں کا مجموعہ ہے سوم آپ کا یہ فرمانا کہ کتاب مقدس میں تبدیلی نہیں کی جاتی سراسر غلط ہے۔ کیونکہ آپ کی مقدس کتاب تو انیس سو سال سے نئی سے نئی تبدیلیوں کا نشانہ بنتی رہی ہے۔ اور جب سے وہ چھپنے لگی ہے۔ ہر ایڈیشن اس کا پہلے ایڈیشنوں سے مختلف ہوتا رہا ہے۔ پادری صاحب نے ایسی تبدیلیوں سے انکار کیا۔ میں نے فوراً انہی کی میز سے چند مختلف رسالوں کے ایڈیشن لے کر بہت سی آیات بالکل نکالی ہوئی یا بدلی ہوئی دکھا دیں۔ جس سے وہ نہائت شرمسار ہوئے۔

مسیح کے ابن اللہ ہونے کی حقیقت

میں نے ریورنڈ فیروز الدین صاحب سے کہا کہ گو تورات اور انجیل میں بہت سے انسانوں کو مختلف معنوں میں خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ مگر مسیح کو اناجیل میں ابن اللہ صرف ان معنوں میں کہا گیا ہے کہ وہ بے باپ تھے۔ اور یہ ہمیں بھی مسلم ہے کہ وہ بے باپ تھے۔ اس لئے ابن اللہ کے لفظ سے مسیح کی الوہیت پر استدلال درست نہیں۔ اور اسی وجہ سے آدم کو بھی بسبب بے باپ ہونے کے خدا کا بیٹا قرار دیا گیا ہے۔ اس پر پادری صاحب نے فرمایا کہ اس امر کا کیا ثبوت ہے کہ مسیح کو ابن اللہ کا خطاب اس کے بے باپ ہونے کے سبب ملا۔ میں نے عرض کیا کہ لوقا باب ایک آئت ۳۲ تا ۳۵ کا مطالعہ کیجئے۔ جہاں لکھا ہے "(۳۲) وہ بزرگ ہوگا اور خداتعالےٰ کا بیٹا کہلائے گا۔ اور خداوند خدا اس کے باپ داؤد کا تخت اسے دے گا۔ (۳۳) اور وہ سدا یعقوب کے گھرانے کی بادشاہت کرے گا۔ اور اسکی بادشاہت آخر نہ ہوگی۔ (۳۴) تب مریم نے فرشتہ سے کہا یہ کیونکر ہوگا۔ جس حال میں میں مرد کو نہیں جانتی۔ (۳۵) تب فرشتہ نے کہا روح القدس تجھ پر اترے گی اور خداتعالےٰ کی قدرت کا سایہ تجھ پر ہوگا اس سبب سے وہ قدوس بھی جو پیدا ہوگا خدا کا بیٹا کہلائے گا"

مذکورہ بالا عبارت میں جو خط کشیدہ الفاظ ہیں وہ نص صریح کے طور پر بتاتے ہیں۔ کہ مسیح کا ابن اللہ ہونا کوئی معنی سوائے اس کے نہیں رکھتا۔ کہ مسیح بے باپ ہے۔ کیونکہ عبارت صاف بتا رہی ہے۔ کہ مسیح ابن اللہ کیوں کہلائیگا اس لئے کہ وہ خدا کی قدرت سے بے باپ پیدا ہوگا۔ اور یہ ہمیں بھی مسلم ہے کہ وہ بے باپ ہے۔ پس مسیح ابن اللہ ان معنوں میں نہیں کہ وہ خدا ہے یا خدا کی ذات کے تین اقانیم میں سے ایک اقنوم ہے بلکہ مسیح کے ابن اللہ ہونے کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہؤا ہے۔ میں اپنے احمدی دوستوں سے عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ مذکورہ بالا خط کشیدہ عبارت کو ہمیشہ نہائت عمدگی اور نہائت مضبوطی سے عیسائیوں کے سامنے پیش کیا کریں۔ کہ اس عبارت میں "اس سبب سے" کے الفاظ ہیں سبب کون ہے اور مسبب کون ہے؟ وہ کہیں گے سبب تو بے باپ پیدا ہونا ہے اور مسبب خدا کا بیٹا یعنی ابن اللہ کہلانا ہے پھر سوال کرو کہ اگر سبب وقوع پذیر نہ ہوتا۔ یعنی مسیح بجائے بے پدر ہونے کے بذریعہ باپ پیدا ہوتا تو پھر بھی وہ مسبب یعنی ابن اللہ ہوتا۔ اس پر انہیں مجبوراً کہنا پڑے گا کہ پھر بے شک وہ ابن اللہ نہ ہوتا۔ کیونکہ اذا فات الشرط فات المشروط جب سبب نہ رہا تو مسبب کیسا؟ پس اس حوالہ نے سورج سے زیادہ روشن کر دیا اس امر کو کہ مسیح کو خدا ہونے کی وجہ سے ابن اللہ نہیں کہا گیا۔ نہ اس لئے کہ وہ اقنوم ثانی ہے۔ نہ اس لئے کہ وہ خدا کی طرح قدیم ہے۔ اور نہ اس لئے کہ وہ خدا کی صفات کا حامل ہے۔ بلکہ وہ ابن اللہ اس سبب سے کہلایا۔ کہ وہ بے باپ ہے۔ پس اس حوالہ نے مسیح کے ابن اللہ ہونے کی حقیقت واضح کر دی۔ اور بتا دیا کہ چونکہ مسیح کا دنیا میں کوئی باپ نہ تھا۔ اس لئے خدا نے کہا کہ چونکہ اس کا کوئی باپ نہیں اس لئے میں اس کا باپ ہوں۔ جیسا کہ ہر دردمند شریف انسان ایک یتیم کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے تو درمت میں تیرا باپ ہوں۔ اس کے بعد میں نے پادری صاحب سے کہا کہ اسی وجہ سے انجیل نے آدم کو خدا کا بیٹا کہا ہے۔ کیونکہ آدم کا کوئی باپ نہ تھا۔ چنانچہ لوقا باب تین میں جو نسب نامہ مسیح کا درج کیا گیا ہے۔ وہ مریم کے شوہر سے آدم تک ہے۔ اس میں حضرت نوح سے آدم تک جو حصہ ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔

"وہ سم کا اور وہ نوح کا اور وہ لمک کا اور وہ متھوسلا کا اور وہ حنوک کا اور وہ آدم کا اور وہ خدا کا تھا۔"

اس حوالہ میں ہر شخص کے باپ کا نام لیا گیا مگر جب آدم کا نام آیا۔ اور اس کے باپ کے ذکر کا وقت آیا۔ تو چونکہ اس کا کوئی باپ نہ تھا۔ اس لئے بجائے اس کے کہ یہ لکھا جاتا کہ وہ بے باپ تھا۔ یہ لکھ دیا گیا۔ کہ وہ خدا کا بیٹا تھا۔ اس حوالہ سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اناجیل کی اصطلاح میں کسی کے بے باپ ہونے کے مفہوم کو اگر ادا کرنا ہو۔ تو یوں کہا جاتا ہے۔ کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ اور چونکہ عیسائیوں اور ہم مسلمانوں کے نزدیک ابتداء آفرینش عالم سے آج تک یقینی طور پر صرف دو شخص بے باپ پیدا ہوئے ہیں ایک آدم دوسرا مسیح۔ اس لئے ان دونوں کو اناجیل میں ابن اللہ کہا گیا ہے۔ پس مسیح کا ابن اللہ ہونا انہی معنوں میں ہے جن میں آدم خدا کا بیٹا ہے۔ کیونکہ قرآن اسی مفہوم کی تصدیق کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون یعنی مسیح اور آدم دونوں اس امر میں شریک ہیں۔ کہ وہ بغیر باپ کے براہ راست خدا کے حکم سے ایک الگم مادر میں۔ دوسرا شکم زمین میں پرورش پا کر پیدا ہوا۔

دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آنا

میں نے ریورنڈ فیروزالدین صاحب سے نہایت دردمند دل سے عرض کیا کہ کس قدر غضب کی بات ہے۔ کہ کتاب استثناء میں ایک پیشگوئی جو ایک اور ایک دو کی طرح صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں پوری ہوئی۔ تین ہزار سال کے بعد آج سے بالکل بدل کر کچھ کا کچھ کر دیا گیا ہے۔ پادری صاحب نے اس تحریف کا انکار کیا۔ میں نے انہی کی میز سے دو مختلف ایڈیشنوں کی دو بائبلیں انہیں دکھائیں۔ اور وہ اس تحریف کا کوئی جواب نہ دے سکے اب میں احمدی دوستوں کے لئے پہلے ایڈیشنوں سے اصل حوالہ پیش کرتا ہوں۔

"خداوند سینا سے آیا۔ شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی"

(کتاب استثنا باب ۳۳ آیت ۲ ور)

اس حوالہ میں موسیٰؑ۔ عیسیؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تین نبیوں کی آمد کا ترتیب وار ذکر ہے۔ حضرت موسیٰؑ کو طور سینا پر نبوت ملی۔ مسیح شعیر سے ظاہر ہوا۔ اور ہماری سرکار فاران کی وادی سے جلوہ گر ہوئی۔ اس حوالہ میں تینوں میں سے آخری نبی یعنی ہمارے حضور کی آمد کو دس ہزار قدوسیوں یعنی پاکبازوں کے ساتھ مقید کیا گیا ہے۔ اور واقعہ میں یہ علامت نہ حضرت موسےٰؑ میں پائی جاتی ہے۔ اور نہ حضرت عیسےٰ اس کے حامل ہیں۔ بلکہ اگر یہ علامت پائی جاتی ہے۔ تو وہ صرف ہماری سرکارؐ میں پائی جاتی ہے۔ اور یہ شرف صرف حضور ہی کو حاصل ہے۔ کہ یا تو حضور مکہ سے اکیلے۔ یا حضرت ابوبکر کو شامل کر لو تو دو کیلئے نکالے گئے۔ سانپوں اور بچھوؤں کی غاروں میں چھپے چھپائے اس ساری کائنات کا سردار اپنے ایک جاں نثار کے ساتھ مدینہ پہونچتا ہے۔ یا پھر یہ حالت ہے۔ کہ صرف آٹھ سال کے قلیل عرصہ میں حضورؐ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ گورے چہرے پر سیاہ عمامہ باندھ کر صبح کے سہانے وقت میں نہایت شان و شوکت سے نہایت رقت آمیز مگر لحن داؤدی سے ہزار درجہ بڑھ کر پیاری آواز میں انا فتحنا لک فتحا مبینا پڑھتے ہوئے فاتحانہ طور پر مکہ میں داخل ہوتے ہیں۔ اور وہاں حضورؐ کی ایک چھڑی کی ہلکی سی کشش سے ہزاروں برسوں کے رکھے ہوئے تین سو ساٹھ بت ہمیشہ کے لئے سرنگوں کر دئیے جاتے ہیں۔ اور جب کوئی بت گرتا ہے۔ تو ساتھ ہی ایک پرشوکت آواز سنائی دیتی ہے کہ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا یعنی اب قیامت تک کے لئے یہاں سے بت پرستی کی جڑ کاٹ دی گئی ہے۔ اب اس گھر میں بت پرستی کبھی نہ ہوگی۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

یہ ہے عیسائیو! خدا کی فاران سے جلوہ گری۔ یہ ہے دس ہزار قدوسیوں کی معیت۔ یہ ہے خدا کا وہ ظہور۔ کہ خدا کی قسم اس سورج کے سامنے نہ موسوی چراغ جل سکتا ہے۔ اور نہ عیسوی شمع روشنی دے سکتی ہے۔ بھلا سورج کے سامنے کسی ستارہ کی یہ مجال ہے کہ روشنی دے بلکہ چہرہ بھی دکھلائے۔ پس کتاب استثناء کی یہ پیشگوئی نہایت آب و تاب سے ہماری سرکار کے ذریعہ پوری ہوئی۔ اور یہی بات یہ ہے کہ عیسائیوں کے ہاتھ میں حضور کی تکذیب کی کوئی وجہ نہ رہی۔ تو نئے ایڈیشنوں میں یہ حوالہ بدل دیا۔ اور موسےٰ علیہ السلام سے تین ہزار برس بعد اب یہ الفاظ لکھ دئیے گئے۔

"خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ اور فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ لاکھوں قدوسیوں میں سے وہ ایک ہے"

(دیکھو وہ ایڈیشن جو ۱۹۳۰ء کے بعد طبع کئے گئے ہیں)

اب اس حوالہ کو دیکھو سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ کجا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آنا۔ اور کجا لاکھوں قدوسیوں میں سے ایک ہونا۔ اب پہلے الفاظ تو یقینی طور پر ایک ایسی علامت تھے۔ کہ سوائے حضور علیہ السلام کے اور کسی نبی میں نہیں پائے جا سکتے تھے۔ لیکن لاکھوں قدوسیوں میں سے ایک ہونا ایسی مبہم بات ہے۔ کہ موسےٰؑ بھی خدا کے لاکھوں پاکباز بندوں میں سے ایک تھے۔ عیسےٰؑ بھی لاکھوں راستبازوں میں سے ایک تھے۔ آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ۔ اسحقؑ۔ یعقوبؑ۔ غرض سب نبی ایسے ہیں کہ وہ لاکھوں پاکوں میں سے ایک کہے جا سکتے ہیں۔ اور یہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ حضورؐ بھی خدا کے لاکھوں پاکبازوں میں سے ایک ہیں۔ پس عیسائیوں نے ایسی تحریف کی۔ کہ نئے الفاظ اب کسی نبی کی صداقت کے لئے بھی دلیل نہ رہے۔ لیکن چاند پر کون خاک ڈالے۔ تین ہزار برس کی تورات کے لاکھوں کروڑوں نسخوں کو کون چھپا سکے۔ انشاء اللہ قیامت تک تورات کے ہزاروں لاکھوں نسخے پکار پکار کر کہیں گے۔ کہ وہ جو فاران سے جلوہ گر ہوا تھا وہ کون ہے؟ وہ وہی عظیم الشان نبی ہے۔ کہ جس کے ساتھ دس ہزار پاکباز ساتھی تھے۔ کب؟ جبکہ وہ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہو رہا تھا۔ پھر وہ عظیم الشان نبی ہے جو مسیح کی طرح صلح آشتی اور نرمی کا ہی منادی نہیں۔ بلکہ اس کے اپنے ہاتھ میں آتشی شریعت یعنی قرآن مجید جیسی مکمل شریعت ہے۔ جس میں علاوہ جمال کے جلال بھی جلوہ گر ہے اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم۔

اس گفتگو کے علاوہ اور بھی بہت سے حوالے اناجیل اربعہ کے پوچھ کر ہم نے پادری صاحب سے تبادلہ خیالات کیا۔ اور خدا کی قسم سچ کہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل جو علم ہمیں عطا کیا گیا ہے۔ اس کے سامنے عیسائیوں کو ہیچ پایا۔ اللہ تعالےٰ عیسائیوں کی آنکھیں کھولے۔ کہ وہ مخلوق پرستی چھوڑ کر اپنے حقیقی خالق اور مالک کے حضور جھکیں اور تثلیث کو ترک کر کے توحید کو اختیار کریں۔ کیونکہ اسی میں ان کی بھلائی اور اسی میں ان کی نجات ہے اور یہی سچی انجیل کی تعلیم ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے "یسوع نے اسے جواب دیا کہ سب حکموں میں اول یہ ہے۔ کہ اے اسرائیل سن!

ہجری شمسی سال کے مہینوں کے نام

از حضرت مولوی عبد الماجد صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ بہار

اخبار الفضل میں ایک وکیل صاحب کی رباعی یا قطعہ میں نے دیکھا تھا جو سال ہجری شمسی کے مہینوں کے متعلق تھا اور بہت اچھا اور معنی خیز تھا۔ اسی سلسلہ میں میں نے ایک رباعی موزون کی ہے جو شاید یاد رکھنے میں زیادہ آسان ہو اور ایک قطعہ بھی لکھا ہے جس میں ہجری شمسی مہینوں کا انگریزی مہینوں سے تطابق دکھلایا ہے رباعی اور قطعہ حسب ذیل ہے۔

رباعی

ماہ

سال ہش را گر توانی یاد کردن اے جوان صلح و تبلیغ و امان و ہم شہادت کن بخوان

ہجرت و احسان و فا و ہم ظہور و ہم تبوک ہم اخاء و ہم نبوت فتح را آخر بدان

قطعہ

ماہ ہش با عیسوی گر بدانی اے عزیز یاد گیر اشعار من از شوق و ہم از جان و دل

صلح باشد جنوری تبلیغ باشد فروری تاریخ باشد چون امان باشد شہادت اپریل

مئے بود ہجرت و احسان جون و جولائی وفا بشد ظہور و اگست است ستمبر تبوک اے نیک دل

ماہ اکتوبر اخا ماہ نومبر با نبوت متحد فتح آخر را دسمبر دان حساب مستقل

* یہ پانچ مہینے انگریزی تلفظ میں ادا ہوتے ہیں جو انگریزی دان طبقہ کو گراں ہوگا اور انگریزی نہ جاننے والوں کے لئے معلومات کا اضافہ۔

قبر مسیح کا اعلان یورپ میں

قارئین الفضل کو یاد ہوگا۔ کہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے قبر مسیح کا اشتہار ایک لاکھ کی تعداد میں چھپوانے کے متعلق ایک تحریک بذریعہ اخبار الفضل کی تھی۔ اور اس کے اخراجات کے لئے جو آپ نے رقم مقرر کی تھی وہ خدا کے فضل سے چند باہمت دوستوں نے پوری کر دی تھی۔ نیز اس کی طباعت کے متعلق مطبع والوں کو آرڈر دے چکا تھا اور وہ ساٹھ ہزار کے قریب چھاپ چکے تھے۔ کہ جنگ کا اعلان ہوگیا۔ بہرحال آرڈر کے مطابق مطبع والوں نے ایک لاکھ کی تعداد میں اشتہار چھاپ دیا۔ لیکن جنگ کے شروع ہو جانے کی وجہ سے اس کی تقسیم میں وہ سہولت نہ رہی جو قبل از جنگ تھی۔ بہت قلیل مقدار میں تقسیم کیا گیا۔ لیکن موقع نکلنے پر انشاء اللہ تعالےٰ تقسیم کیا جائے گا۔ اس اعلان کے ذریعہ میں دیگر بیرونی ممالک کے احمدیوں کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ اگر وہ اس اشتہار کو اپنے ہاں تقسیم کرنا چاہیں۔ تو وہ ڈاک کا محصول بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔ پتہ مندرجہ ذیل ہے۔

The London Mosque
63. Melrose Road
London S. W. 18

(جلال الدین شمس)

ضروری اعلان

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے بابا محمد حسن صاحب کو جماعت ہائے بیاں میں بھجوایا جا رہا ہے جہاں ہفتہ عشرہ قیام کریں گے۔ اگر قریب کی جماعتیں انہیں اپنے ہاں بلانا چاہیں تو اپنے خرچ پر بلا سکتی ہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

مولوی محمد علی صاحب کی سابقہ تحریریں

ایک وقت تھا جب غیر مبایعین کے "واجب الاطاعت" امیر مولوی محمد علی صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ "افسوس ان مسلمانوں پر جو حضرت مرزا صاحب کی مخالفت میں اندھے ہو کر انہی اعتراضوں کو دہرا رہے ہیں۔ جو عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں ۔۔۔۔۔ سچے نبی کا یہی ایک بڑا بھاری امتیازی نشان ہے کہ جو اعتراض اس پر کیا جائے گا وہ سارے نبیوں پر پڑے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو شخص ایک مامور من اللہ کو رد کرتا ہے۔ وہ گویا کل سلسلہ نبوت کو رد کرتا ہے" (ریویو جلد ۵ صفحہ ۹)

نیز یہ کہ "یہی وہ آخری زمانہ ہے جس میں موعود نبی کا نزول مقدر تھا" (ریویو جلد ۶ نمبر ۲ صفحہ ۸۳)

لیکن اب ان کے نزدیک جماعت احمدیہ کا سب سے بڑا جرم یہ ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو موعود نبی سمجھتی ہے۔ ہم مولوی صاحب اور تمام اہل پیغام سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا ان حوالہ جات سے صاف واضح نہیں ہوتا۔ کہ حضرت مسیح "موعود نبی" اور "مامور من اللہ" ہیں۔ غیر مبایعین کا ہمیشہ سے یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگاتے رہتے ہیں کہ اس نے غلو کر کے حضرت مرزا صاحب کو نبی اللہ بنا دیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہی کچھ مانتے ہیں جو مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عین حیات میں مانا کرتے تھے۔ مندرجہ بالا حوالہ جات سے صاف واضح ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کا پہلا عقیدہ کیا تھا۔ غیر مبایعین کو چاہیئے کہ وہ مولوی صاحب سے اتنا تو پوچھیں۔ کہ آج کل جب کہ وہ حضرت مولوی غلام حسن صاحب پشاوری کی پرانی تحریروں سے ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر حوالے نکال رہے ہیں۔ وہ اپنی سابقہ تحریروں پر کیوں غور نہیں کرتے۔ اور کیوں ان کے ذکر پر آتش زیر پا ہو جاتے ہیں۔

خاکسار۔ انوار احمد سانوی

ایک استانی کی ضرورت

ایک سکول میں ایک ہیڈ مسٹرس کی آسامی خالی ہونے والی ہے۔ امیدوار کے لئے ضروری ہے۔ کہ بی۔ اے یا ایف۔ اے ٹرینڈ یا انٹرینڈ یا کم از کم میٹرک جے۔ اے۔ وی ہو۔ خواہشمند درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹس ۲۷ ہجے تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں

ناظر امور خارجہ

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ فوراً حضرت حکیم مولوی نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ایک نہایت باموقعہ پختہ مکان

برلب سڑک ہائی سکول قابل فروخت ہے۔ وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول سے دو منٹ کی راہ اور نور ہسپتال سے بھی قریباً اتنی ہی دور ہے۔ ریلوے سٹیشن سے ۵ منٹ کا راستہ ہے۔ مکان دو منزلہ ہے۔ اور قریباً ایک کنال رقبہ میں بنا ہوا ہے۔ اور اس کے نیچے دکانیں بھی بنی ہوئی ہیں۔ جو ہمیشہ کرایہ پر چڑھی رہتی ہیں۔ خواہشمند احباب مشتہر سے خط و کتابت کر کے یا میرے بزرگ ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب پریذیڈنٹ دارالعلوم سے جو اس مکان کے قریب ہی رہتے ہیں۔ بالمشافہ گفتگو کر کے قیمت کا تصفیہ فرمالیں۔ شیخ افتخار الحق خان احمدی ایم۔ اے بیرسٹرایٹ لاء ۲۳ مین روڈ لاہور

سکنی اراضی کی قیمت میں رعایت

جو رعایت سکنی اراضی کے متعلق گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر دی گئی تھی۔ اس سے بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔ اب مجلس مشاورت قریب آرہی ہے۔ اس موقعہ پر بھی سکنی اراضی کی قیمت میں سوا چھ روپے فی سینکڑہ کی رعایت دی جائے گی۔ جو صرف ایسے اصحاب کو ملے گی جو ۲۰ مارچ ۱۹۴۰ء سے لیکر ۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء تک نقد قیمت ادا کر کے کوئی قطعہ خریدیں گے۔ اس وقت سکنی قطعات کے علاوہ دوکانات کے قطعات بھی متصل ریلوے سٹیشن قادیان قابل فروخت موجود ہیں۔ ان پر بھی یہ رعایت چسپاں ہو گی۔ خواہشمند احباب نوٹ فرمالیں فقط

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

ہندوراج کے منصوبے

۲۷۳

ہاشم فضل حسین صاحب کی کتاب "ہندوراج کے منصوبے" اور "ہندو سیاست کے داؤ پیچ" ایک زبردست تصنیف ہے۔ جس میں موصوف نے ہندو اخبارات کے حوالہ جات اور ان کے قلم سے یہ ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ ہندو لوگ کس طرح ایک لمبے عرصے سے ہندوستان میں ہندوراج قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس وقت ہندوستان کی موجودہ سیاست کو مدنظر رکھتے ہوئے کانگرس کے دام سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے اس کتاب کا پڑھنا از حد ضروری ہے۔ جماعت کی شہری جماعتوں کو خاص طور پر اس وقت اس کتاب کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور اپنوں اور بیگانوں کو ہندوراج کے منصوبوں سے آگاہ کرنا چاہئے۔ حجم کتاب ۲۱۰ صفحات ہیں۔

قیمت فی نسخہ ۶/ ایک روپیہ کے تین نسخے انگریزی ایک روپیہ فی نسخہ

نوٹ:۔ نیز "اچھوتوں کی دردبھری کہانیاں" اور "اچھوتوں کی حالت زار" قیمت فی ۳/

ملنے کا پتہ:۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ محکمہ سپلائی کے قیام کے پہلے چھ ماہ میں ہندوستانی صنعت کے لئے بیرون ہند سے ۱۲ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ کے آرڈر آئے ہیں۔ محکمہ سپلائی کے کام کے نتائج سے پتہ لگتا ہے کہ سنہ ۴۰-۱۹۳۹ء کے مالی سال کے آخر تک یہ محکمہ اپنے اخراجات خود پورا کرے گا۔

لائل پور ۱۰ مارچ۔ ہز ایکسیلینسی گورنر پنجاب دورہ کرتے ہوئے یہاں آئے۔ آپ کے اعزاز میں ڈسٹرکٹ سولجرز بورڈ اور میونسپل کمیٹی کی طرف سے ایڈریس پیش کئے گئے۔ ضلع لائل پور کے باشندوں نے آپ کی خدمت میں جنگی فنڈ کے لئے ایک لاکھ ۹ ہزار روپے کی تھیلی پیش کی۔

واشنگٹن ۱۰ مارچ۔ امریکہ کی غیر ملکی تعلقات کی کمیٹی کے صدر مسٹر پٹ مین نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ اطالیہ جرمنی اور فرانس وغیرہ نے مسٹر ویلز کی باتوں کو پسند کیا ہے۔ صدر موصوف نے مزید کہا کہ غیر جانبدار ممالک کو موجودہ جنگ میں صلح کرانے کے لئے اس صورت میں موقع دینا چاہیئے کہ کم از کم ایک ماہ کے لئے عارضی صلح ہو جائے۔ ورنہ جنگ ہوتے ہوئے غیر جانبدار ممالک کے خیال میں متحارب ممالک ان کی باتوں پر کما حقہ کان نہیں دھریں گے۔

لنڈن ۱۰ مارچ۔ مغربی محاذ میں سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں فضائی سرگرمیوں کے لئے موسم خاص طور پر خوشگوار ہے کئی مقامات پر فریقین میں جھڑپیں ہوئیں۔

ایمسٹرڈم ۱۰ مارچ۔ نازی اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ یکم ستمبر ۱۹۳۹ء میں اعلان جنگ کے وقت حکومت جرمنی کا قرضہ ۴۲ کروڑ ۶۶ لاکھ پونڈ تھا۔ جو اب بڑھتے بڑھتے ۳ ارب پونڈ سے بھی زیادہ ہو گیا ہے۔

لنڈن ۱۰ مارچ۔ خاص جرمنی کے مرکزی شہروں پر برطانوی طیاروں نے جو حال ہی میں پروازیں کی ہیں۔ ان میں یہ طیارے پانچ میل کی بلندی تک جا پہنچے ہوابازوں کا بیان ہے کہ اس بلندی پر درجہ حرارت فارن ہیٹ کے درجہ انجماد سے ۵۲ ڈگری کم تھا۔ مگر ہوابازوں کو انتہائی سردی اور یخ سے محفوظ رکھنے کے لئے بہترین انتظام کیا گیا جس کی وجہ سے برطانوی ہواباز یہ کارنامہ سرانجام دے سکے۔

روما ۱۰ مارچ۔ میونخ کے رومن کیتھولک لاٹ پادری سے ہٹلر نے امداد طلب کی ہے۔ اور کہا ہے کہ وہ پاپائے روم سے جا کر ملے اور ان کو نازیوں کی امداد کے لئے آمادہ کرے۔

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ چند دن ہوئے ایک جرمنی ہوائی طیارے نے "دومالا" جہاز پر بم برسائے تھے جس سے ۸۱ ہندوستانی ہلاک ہو گئے تھے۔ جرمن ریڈیو نے اس واقعہ پر اظہار معذرت کرتے ہوئے نازیوں کی طرف سے افسوس کیا ہے۔ کہ جرمن طیارے کے غیر دیدہ، واقعہ حملہ سے ہندوستانی شکار ہوئے۔ آخر میں کہا گیا ہے کہ گو جرمن طیارہ نے ہندوستانی مسافروں پر حملہ کیا تاہم جرمنی کا ہندوستان سے کوئی جھگڑا نہیں اور نہ ہی اس نے ہندوستان کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے۔

ٹوکیو ۱۰ مارچ۔ آج جاپان نے روس کے خلاف جنگ کی ۳۵ ویں سالگرہ بڑی دھوم دھام کے ساتھ منائی۔ فوجی دستوں نے ٹینکوں اور مسلح کاروں کے ساتھ ٹوکیو کے بازاروں میں گشت لگائی۔

لنڈن ۱۰ مارچ۔ آج صبح برطانیہ کا ایک ۹۰۰ ٹن وزنی جہاز کسی نامعلوم جہاز سے ٹکرا کر ڈوب گیا جس کے ۲۳ افراد بچ لئے گئے۔ کل بحر شمالی میں ایک اور برطانوی جہاز دھماکے کے بعد غرق ہو گیا۔

لنڈن ۱۰ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ آج صبح تارپیڈو مارنے والی ایک کشتی پر جب کہ وہ کنگسٹن کی بندرگاہ پر پہنچی حملہ کیا گیا۔ دشمن کے تین آدمی کشتی پر چڑھ آئے۔ اور محافظ سپاہی کو سمندر میں دھکیل کر خود بھاگ گئے سپاہی کو بچا لیا گیا۔

لنڈن ۱۰ مارچ۔ مانٹی وڈیو سے اطلاع ملی ہے کہ آج جرمنی کے چیمبر آف کامرس میں بم پھٹا۔ اس موقعہ پر سینما دکھایا جا رہا تھا۔ بم چھٹنے سے تماشائیوں میں بھاگڑ مچ گئی۔

دہلی ۱۱ مارچ۔ آج صبح نئی دہلی میں حضور وائسرائے ہند نے چیمبر آف پرنسس کا افتتاح کیا جس میں چالیس سے زیادہ ہندوستانی ریاستوں کے حکمران شامل ہوئے۔ حضور وائسرائے نے لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستانی ریاستوں نے اس موقع پر جو امداد دی ہے۔ اس کا دلی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ نیز کہا ذاتی پیش کشوں سے اس وقت تک اس لئے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکا۔ کہ ہندوستان سے آدمیوں کی امداد کی ضرورت نہیں پیش آئی۔ اگر حالات بدل گئے۔ تو ان کی پیشکش کے متعلق بھی خیال رکھا جائے گا۔

حضور وائسرائے نے ریاستوں کے اندرونی انتظام کے متعلق تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مارچ ۳۹ء میں تقریر کرتے ہوئے میں نے جو رائے ظاہر کی اور مشورہ دیا تھا۔ اب نہ صرف اس میں کوئی تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے بلکہ اس کی اہمیت اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ ریاستی نظم ونسق کے متعلق دور اندیشی سے کام لینا چاہیئے چیمبر نے متفقہ طور پر ایک ریزولیوشن پیش کیا جس میں برطانیہ کو لڑائی میں پوری امداد دینے کی پیشکش کی۔

لنڈن ۱۱ مارچ۔ فن لینڈ کے جو نمائندے حکومت روس سے صلح کے شرائط طے کرنے کے لئے ماسکو گئے تھے۔ وہ واپس آ رہے ہیں۔ وہ روسی مطالبات اپنی حکومت کے سامنے پیش کریں گے۔ اگرچہ سرکاری طور پر معلوم نہیں ہوا۔ کہ مطالبات کیا ہیں۔ مگر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بہت سخت ہیں۔ ادھر روسیوں نے فن لینڈ پر اپنے حملے سخت کر دیئے ہیں۔

لنڈن ۱۱ مارچ۔ جرمنی کے وزیر خارجہ ہر فان ربن ٹراپ آج روم میں بہت مصروف رہے۔ صبح کو انہوں نے بادشاہ سے ایک گھنٹہ بات چیت کی۔

لائل پور ۱۱ مارچ۔ امریکن کپاس للعہ دیسی کپاس ۱۴ ، گڑ للعہ ، تالو تارا توریا للعہ ۱۲

اوکاڑہ ۱۱ مارچ۔ امریکن کپاس للعہ دیسی کپاس ۷

امرت سر ۱۱ مارچ۔ گندم ۵ سے ۵ . گندم اعلے ۱۲ ، ریچنے سے ۱۲ ، پرانی باسمتی نئی باسمتی دیسی کپاس ۲ ، توریا للعہ ۱۲ ، مونگ پھلی للعہ ۱۰ ، چھونا للعہ ، تل سفید ۶

بمبئی ۱۰ مارچ۔ مقامی کارخانوں کے مزدوروں کی ہڑتال جاری ہے۔ آج ہوٹل کے ملازموں اور کپڑے کے تمام کارخانے والوں نے بھی ہڑتالیوں کا ساتھ دیا۔ البتہ ریشم کے کارخانے کچھ دیر کام کرتے رہے۔ مگر پکٹنگ کی وجہ سے وہ بھی بند کر دینے پڑے۔ پولیس نے نقض امن کے سلسلہ میں دو مزدور گرفتار کر لئے ہیں۔ حکومت بمبئی نے ایک خط میں اس امر پر زور دیا ہے کہ جھگڑا چکانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائیگی۔ نیز کہا ہے کہ مزدوروں کو اس منافع میں حصہ ملنا چاہیئے جو جنگی حالات کی بنا پر کارخانے اٹھا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۰ مارچ۔ اس وقت برطانیہ میں ضرورت مند اور نادار بوڑھوں کو زیادہ پنشن دینے کی تجویز زیر غور ہے۔ نیز ان مزدوروں کی بیویوں کو بھی جن کی مزدوری میں سے پنشن کے لئے روپیہ کٹتا ہے بجائے ۶۵ کے اب ۶۰ سال کی عمر سے پنشن دی جائیگی یاد رہے۔ برطانیہ میں آج کل ۳۰ لاکھ بوڑھوں کو پنشن دی جاتی ہے۔ اور ۴۳ کروڑ ۶۸ لاکھ روپیہ سالانہ تقسیم کیا جاتا ہے۔ اب جنگ کی ضروریات کے باوجود برطانیہ کے اس خرچ کو برداشت کرنے سے سلطنت کی مالی حالت کی مضبوطی کا ثبوت ملتا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی